تبصرہ کتب

رمضان یوسف سلفی

تاریخ ٹیپو سلطان

مصنف: سید میر علی کرمانی

ترجمہ: محمود احمد فاروقی

صفحات: 464 قیمت: =/300

ناشر: فکشن ہاؤس 18 مزنگ روڈ لاہور، فون: 7237430

برصغیر میں انگریز کی آمد ہنگامہ خیز تھی اس نے شروع دن سے ہی اس خطۂ ارض کو اپنے زیرنگیں کرنے کی ٹھان لی تھی اور آہستہ آہستہ ارض ہند کے صوبوں پر قبضہ جمانا شروع کر دیا تھا۔ گوروں کی اس سازش کو جس مرد مجاہد اور عقابی نگاہ رکھنے والے بالغ نظر اور غیر معمولی ذہانت و فراست کے حامل شخص نے محسوس کیا وہ سلطنت خداداد میسور کا نہایت غیور اور باہمت فرماں روا حکمران فتح علی خان ٹیپو سلطان تھا۔ اس مرد حق آگاہ کی زندگی حرب وضرب سے عبارت تھی۔ وہ آخر دم تک اس کوشش میں رہا کہ کس طرح اس خطے سے انگریز کو نکال باہر کیا جائے۔ اس مشن میں اس مرد آہن نے انگریز فوج کے ساتھ پامردی سے جنگیں لڑیں اور آخر 4 مئی 1799ء کو سری رنگا پٹنم کے معرکے میں جام شہادت نوش کیا۔ سلطان ٹیپو بڑے بہادر اور جری تھے وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ ''گیدڑ کی صد سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بہتر ہے''۔

یہی وجہ ہے کہ انہوں نے تمام عمر جرات وشجاعت سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر انگریز جنرل ہارس نے کہا تھا کہ ...... آج سے ہندوستان ہمارا ہے یہ حقیقت ہے کہ سلطان ٹیپو جیسا وسیع النظر، بلند ہمت اور مذہب و ملت اور وطن سے محبت رکھنے والا ہندوستان کی تاریخ میں شائد دوسرا پیدا نہیں ہوا۔ اسے ستم ظریفی کہیئے کہ برطانوی تاج نے اس دور میں ٹیپو شہید کی شخصیت کو مسخ کرنے کی کوشش کی اور اپنی منشاء کے مطابق اس عظیم سپوت کے خلاف کتب لکھوائیں۔ اور سلطان کی تذلیل کی خاطر اپنے کتوں کے نام ''ٹیپو'' رکھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ ٹیپو سلان کے مقام کو کم نہ کر سکے۔ اس دور سے لے کر اب تلک کے کئی اہل قلم نے سلطان شہید کی عظمت کو صفحہ قرطاس پر مرتسم کیا ہے اور ان کے جنگی کارناموں کو بیان کر کے انہیں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ زیر نگاہ کتاب ''تاریخ ٹیپو سلطان'' اسی دور کے ایک عینی شاہد سید میر علی کرمانی کی فارسی تصنیف کا خوبصورت اردو ترجمہ ہے۔ لائق مصنف نے اس کتاب مس سلطان ٹیپو کی سیرت کو نکھار کر رکھ دیا ہے۔ کتاب اپنے مشمولات کے اعتبار سے نہایت عمدہ، معلوماتی اور تحقیقی ہے۔ پہلا حصہ 284 صفحات اور تیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں نواب حیدر علی خاں کے حالات وواقعات اور جنگی کارناموں کو وضاحت سے تحریر کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ بیس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں ٹیپو سلطان کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ لکھا لیا ہے۔ اس ن مین مرہٹوں اور انگریزوں کے ساتھ ان کے جنگی معرکوں کو بھی بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے جہاں ٹیپو سلطان کی سیرت کے بارے معلومات ملتی ہیں وہیں ہندوستان کی تاریخ سے بھی آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس دور کے مسلمان کن نامساعد حالات سے دوچار ہوئے۔ بلاشبہ ٹیپو سلطان اپنے دور کے عظیم مجاہد اور حکمران تھے۔ انہوں نے سلطنت خداداد میسور کو اسلام کا قلعہ بنانے کی کوشش کی۔

ایمان کی دولت سے مالا مال تھے، دین محمدی کے تحفظ اور بقاء کا جذبۂ صادقہ ان کے قلب وروح میں موجزن تھا ہر معاملے میں اصول دین کو مقدم رکھتے۔ خود بھی مناہی ومنکرات سے دامن کشاں رہنے اور اپنے ملازمین کو بھی روکتے سلطان ٹیپو بڑے معاملہ فہم، راست گو اور دُور رَس نگاہ رکھنے والے قائد تھے۔ ملک وملت اور دین کی محبت کا بے پناہ جذبہ ان کی روح میں سمایا ہوا تھا۔ یہ سب باتیں ہمیں اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ نمونے کے طور پر ٹیپو شہید کے خطوط کی چند ایمان افروز عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔ وہ نظام علی خان والئی حیدرآباد دکن کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں۔...... میں ٹیپو سلطان مسلمانوں کو تقویت دینا اور اپنا جان ومال اللہ کے سچے مذہب اسلام پر نثار کر دینا چاہتا ہوں۔ ایسی حالت میں تمام